امام ابن الانباری کی کتاب الاضداد فی اللغۃ

(مولانا قاضی اطہر مبارک پوری اڈیٹر "البلاغ" بمبئی)

عرب ممالک میں آزادی کی رَو کے ساتھ ساتھ علمی و تحقیقی کاموں کا ذوق بھی ابھر رہا ہے اور خوشی کی بات ہے کہ یہ ذوق بڑی بڑی حکومتوں سے لیکر چھوٹی چھوٹی امارتوں تک میں پھیل رہا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال خلیج فارس کی مشہور عرب امارت کویت میں اس کام کے لئے شیخ کویت الشیخ عبداللہ السالم ال الصباح کی طرف سے ایک بہت بڑا مطبع قائم ہوا ہے۔ یہاں سے نہایت قیمتی کتابیں جدید اسلوب میں شائع ہو رہی ہیں اور صرف ایک سال کی مدتِ قلیل میں ماہوار مجلہ العربی کے علاوہ تین اہم کتابیں یہاں سے شائع ہو چکی ہیں: پہلی کتاب الذخائر والتحف قاضی رشید بن زبیر کی ہے (ابوالحسین احمد بن قاضی رشید ابوالحسن علی بن قاضی رشید ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی مصری متوفی ۵۶۳ھ) اس کتاب کا تفصیلی تعارف ہم معارف اعظم گڈھ بابت ماہ اپریل و مئی ۱۹۶۰ئ میں کرا چکے ہیں۔

دوسری کتاب الاضداد فی اللغۃ امام ابوبکر ابن الانباری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اس کتاب کا تعارف کرانے سے پہلے مناسب ہے کہ امام ابن الانباری کا مختصر طور سے تعارف کرایا جائے

امام ابوبکر محمد بن قاسم انباریؒ امام ابوبکر محمد بن قاسم بن محمد بن بشار بن حسن بن بیان بن سماعہ بن فروہ بن قطن بن دعامہ انباری رحمۃ اللہ علیہ ۱۱ رجب ۲۷۱ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے، آپ کے والد قاسم بن محمد اپنے زمانہ میں ادب و عربیت کے زبردست ماہر اور یکتائے فن تھے۔ ابوبکر محمد ابن انباری نے اپنے والد کی گود میں پرورش پائی اور خاندان کا علمی ماحول قبول کیا، نیز اپنے زمانہ کے اساطینِ علم و فن سے تحصیلِ علم کی جن میں یہ حضرات خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ احمد بن یحییٰ ثعلب، اسمٰعیل القاضی، احمد بن ہشم بزار وغیرہ

اور لغت، نحو، ادب، اور تفسیر میں امامت کے درجہ کو پہونچے، زبیدی نے اپنی کتاب طبقات اللغویین والنحویین میں آپ کو کوفہ کے نحویوں میں طبقۂ سادسہ کے اعلام میں شمار کیا ہے اور امام ثعلب کے ارشد تلامذہ میں بتایا ہے۔ آپکی قرآنی علوم و فنون میں مہارت کا اندازہ ابو علی قالی کے اس بیان سے ہو سکتا ہے:-

انه كان يحفظ ثلاث مائة ألف بيت شاهدًا في القرآن، وكان يحفظ مائة وعشرين تفسيرًا باسانيدها۔

آپ کو تین لاکھ اشعار صرف قرآن کے شواہد پر ذہنی یاد تھے اور ایک سو بیس تفسیریں مع سندوں کے زبانی یاد تھیں۔

ابن الندیم نے الفہرست میں آپ کے بارے میں لکھا ہے۔

في غاية الذكاء والفطنة وجودة القريحة وسرعة الحفظ، وكان مع ذلك ورعًا من الصالحين، لا يعرف حرمة وزلة وكان يضرب به المثل في حضور البديهة وسرعة الجواب۔

آپ تیزی ذہن، فہم و فراست، جودت طبع اور سرعت حفظ میں انتہائی مرتبہ کے مالک تھے اس کے باوجود نہایت پرہیزگار بزرگ تھے، زندگی بھر حرام یا لغزش تک کو نہیں جانا۔ بداہت اور سرعتِ جواب میں اُن کی مثال دی جاتی تھی۔

ازہری نے اپنی کتاب التہذیب کے مقدمہ میں لکھا ہے۔

كان أوحد عصره وأعلم من شاهدت بكتاب الله ومعانيه واعرابه ومعرفة اختلاف اهل العلم في مشكله، وله مولفات حسان في علم القرآن وكان صائنًا لنفسه مقدمًا في صناعته معروفا بالصدق، حافظًا حسن البيان، عذب الالفاظ، لم يذكر لنا الى هذه الغاية من الناشئين بالعراق وغيرها من يخلفه او يسد مسده

میں نے جن علماء کو پایا ان میں ابو بکر ابن انباری قرآن کے معانی و اعراب اور قرآنی مشکلات میں اہل علم کے اختلافات کے سب سے بڑے عالم اور یکتائے زمانہ تھے، قرآنی علوم میں اُن کی اچھی اچھی کتابیں ہیں۔ آپ پرہیزگار، اپنے کام میں چست، سچائی میں مشہور، حافظ قرآن، شیریں بیان تھے، اب تک ہمارے سامنے عراق وغیرہ سے کوئی شخص ایسا نہیں پیدا ہو سکا ہے جو ان کا جانشین یا قائم مقام ہو۔

ایک مرتبہ امام ابوبکر بن انباری سے پوچھا گیا کہ آپ کو کتنی کتابیں یاد ہیں تو انھوں نے بتایا کہ مجھے تیرہ صندوق کتابیں زبانی یاد ہیں۔

امام ابوبکر محمد بن قاسم انباری نے اپنے دور کے مطابق تعلیم کے لئے مسجدوں کو مرکز بنایا اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوکر بہت زیادہ کتابیں لکھیں ان کا مسجد کا حلقہ بہت وسیع ہوتا تھا اور عوام کے علاوہ بغداد کے اعیان واشراف اور وزراء و کتاب بھی اس میں شریک ہوتے تھے اور آپ اپنی تمام تصنیفات کو اس حلقہ میں زبانی املا کراتے تھے، ایک گوشہ میں اُن کے والد کا حلقۂ درس ہوتا تھا اور دوسرے گوشہ میں خود بیٹھتے تھے خلیفہ راضی سے خصوصی تعلق تھا اس کی اولاد کو تعلیم دیتے تھے۔ ایک مرتبہ راضی نے آپ کو ایک نہایت حسین وجمیل باندی ہدیہ میں دی جسے دیکھکر آپ کا دل کتابوں سے ہٹ کر اس کی طرف آگیا تو آپ نے اُسی وقت خادم سے فرمایا کہ اسے واپس کردو کیونکہ میرے نزدیک اس کی اتنی قدر و منزلت نہیں ہے کہ وہ میرے دل کو میرے علم سے پھیردے۔ جب خلیفہ راضی کو یہ خبر لگی تو اُس نے کہا :۔

لا ینبغی ان یکون العلم فی قلب احد احلی منه فی صدر ہذا الرجل

اس آدمی کے سینے میں جس قدر علم کی حلاوت اور شیرینی ہے کسی دوسرے کے دل میں نہیں ہوسکتی ۔

اس علمی آن بان کے باوجود آپ نہایت متواضع بزرگ اور صالح و متورع انسان تھے اور ساتھ ہی شاعر بھی تھے، نیز نہایت دلچسپ اور حاضر جواب ادیب تھے۔

ابن انباری عید الاضحیٰ کی رات میں ۳۲۸ھ یا ۳۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ اس جلیل القدر امام علم و فن کی تصنیفات کی فہرست یہ ہے :۔

(۱) غریب الحدیث، ابن ندیم اور ابن خلکان نے اس کا تذکرہ کیا ہے، ابن خلکان نے لکھا ہے "یہ کتاب ۴۵ ہزار ورق کی ہے"

(۲) کتاب المذکر والمونث، ابن خلکان کا بیان ہے کہ اس موضوع پر اس کتاب سے زیادہ کامل و مکمل کتاب کسی دوسرے نے نہیں لکھی، اس کے متعدد نسخے موجود ہیں۔

(۳) رسالۃ المشکل فی معانی القرآن۔ اس کتاب میں ابن انباری نے ابن قتیبہ اور ابو حاتم رازی کا رد کیا ہے

(۴) ادب الکاتب ۔ ابن ندیم اور یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۵) الامالی۔ یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۶) کتاب الالفات، اس کا ایک قلمی نسخہ مصر کے مکتبہ میں موجود ہے۔

(۷) ایضاح الوقف والابتدار، اس کے چند نسخے اسکندریہ، کبرلی اور اسکوریال، اور حلب کے کتب خانوں میں موجود ہیں (۸) الرد علی من خالف مصحف عثمان، اس کا تذکرہ یاقوت نے کیا ہے۔

(۹) الزاہر فی معانی الکلمات التی یستعملہا الناس فی صلاتہم ودعائہم وتسبیحہم، اس کا ایک نسخہ کوپریلی کے کتب خانہ میں ہے اور اس سے فوٹو کیا ہوا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں ہے۔ زجاجی نے اس کا اختصار کیا تھا، اس اختصار کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں ہے

(۱۰) السبع الطوال، یاقوت نے اس کا نام شرح الجاہلیات لکھا ہے اور ابن خلکان نے کتاب الجاہلیات بتایا ہے، نیز ابن خلکان نے لکھا ہے کہ یہ کتاب سات سو ورق میں ہے، اس کا ایک نسخہ نور عثمانیہ کے کتب خانہ میں ہے، نیز اس کا ایک مختصر نسخہ دار الکتب المصریہ میں ہے اسی شرح سے مجلۃ الشرقیات میں زہیر بن ابی سلمی کا معلقہ شائع کیا جاچکا ہے۔

(۱۱) شرح المفضلیات، اسے بیروت کے عیسائیوں نے مطبع الآبار میں چھاپ کر شائع کیا ہے

(۱۲) ضمائر القرآن۔ صاحب کشف الظنون نے اس کا ذکر کیا ہے اور بدر الدین زرکشی نے برہان میں اس سے نقل کیا ہے (۱۳) الکافی فی النحو، ابن خلکان اور یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن خلکان نے بتایا ہے کہ یہ کتاب تقریباً ایک ہزار اوراق میں ہے۔

(۱۴) اللامات۔ ابن ندیم اور یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۵) المجالس۔ قفطی نے اس کا ذکر کیا ہے، یاقوت نے اس کا نام المجالسات لکھا ہے۔

(۱۶) مسائل ابن شعبوز، ابن ندیم اور یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۷) المقصور والممدود، ابن ندیم، یاقوت اور قفطی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۸) کتاب الهاآت فی کتاب اللہ عزوجل، ابن خلکان نے اسے کتاب الہاآت کے نام سے ذکر کیا

ہے اور کہا ہے کہ یہ کتاب ایک ہزار ورق میں ہے، اس کا ایک نسخہ پیرس میں موجود ہے

(۱۹) کتاب الہجاء، ابن ندیم، یاقوت، اور قفطی نے اس کا ذکر کیا ہے ۔

(۲۰) الواضح فی النحو، اس کا ذکر ابن ندیم اور یاقوت نے کیا ہے ۔

(۲۱) کتاب الاضداد، اسی کتاب پر ہم یہ مقالہ لکھ رہے ہیں ۔ ان مستقل تصنیفات کے علاوہ امام ابن انباری نے کئی شعراء کے دیوان مرتب کئے ہیں۔ ابن ندیم نے زہیر، نابغہ ذبیانی، اعشیٰ، جعدی اور راعی کے دواوین مرتب کرنے کی تصریح کی ہے ۔

کتاب الاضداد فی اللغۃ | اس جلیل القدر امام کی تصنیفات کی فہرست پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر مسلمان ان سے کام لیتے تو عربیت اور قرآن کے بارے میں کس قدر گراں قدر خزانہ ہمارے پاس ہوتا، مگر افسوس کہ مسلمانوں کے بے شمار علمی خزانوں کی طرح امام ابن انباری کی کتابوں کا خزانہ بھی یورپ اور ایشیا کے کتب خانوں میں بند پڑا ہے اور اس کا ایک معتدبہ حصہ اس طرح گم ہو گیا کہ ہمارے پاس ان کے نام کے سوا کچھ نہیں رہا، وہ بھی تاریخ و تذکرہ کی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد معلوم ہوا۔

امام ابن انباری کی صرف دو کتابیں شائع ہوسکیں اور وہ بھی غیر مسلموں کی توجہ اور کوشش سے ، شرح المفضلیات کو بیروت کے مسیحی ادبار نے چھاپ کر شائع کیا اور الاضداد کو پہلی مرتبہ ایک مستشرق عالم نے شائع کیا ۔ یہ کتاب لیون میں ۱۸۸۱ء میں نہایت تحقیق کے ساتھ مستشرق ہولسما نے شائع کی تھی، اس کے بعد ۱۳۲۵ھ میں مصر میں شائع ہوئی، اب تک یہی مصری نسخہ متداول تھا۔ میں نے طالبعلمی کے زمانہ میں ۱۳۵۳ھ میں اسے خریدا تھا اور میرے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔ اب اسی کتاب کو کویت کے سلسلۂ دائرۃ المطبوعات والنشر نے نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مصر کے ایک مشہور محقق استاذ محمد ابو الفضل ابراہیم نے تعلیق و تحشیہ اور تصحیح و تنقیح کے فرائض انجام دیئے ہیں اور اسی سال ۱۹۶۰ء میں مطبعۃ الکویت سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ بہترین آرٹ پیپر کے بڑے سائز پر ۴۰۰ صفحات میں یہ کتاب چھپی ہے، ہر صفحہ میں تقریباً ۲۰ سطریں ہیں۔

الاضداد فی کلام العرب کے عنوان پر اصمعی سجستانی، ابن السکیت اور صنعانی وغیرہ نے کتابیں

لکھی ہیں اور اُن کا مجموعہ بیروت میں ۱۹۱۳ء میں ڈاکٹر اوغست ہفنر کے اہتمام سے چھپ چکا ہے، قطرب کی کتاب انگریزی مجلہ "اسلومیکا" میں ۱۹۲۱ء میں ہانس کوفلر کے زیر اہتمام شائع کی جاچکی ہے اور ابن الدہان کی کتاب کو شیخ محمد آل لیسین نے نجف میں چھاپ کر ۱۹۵۲ء میں شائع کیا ہے۔

اس کے علاوہ جیسا کہ امام سیوطی نے المزہر میں بتایا ہے اس موضوع پر توزی اور ابو البرکات بن انباری کی کتابیں بھی ہیں، مگر یہ دونوں کتابیں ناپید ہیں، نیز اس موضوع پر کتاب الجمہرہ ابن درید، الغریب المصنف ابو عبید، المخصص ابن سیدہ، فقہ اللغۃ ثعالبی اور دیوان الادب فارابی کے ابواب و فصول میں بہت سی کام کی باتیں منتشر طور سے موجود ہیں۔

مگر ان سب میں الاضداد فی اللغۃ محمد بن قاسم انباری رح اپنے محتویات کے اعتبار سے نہایت اہم جامع اور مستند ہے، اس میں قدما کی متفرق باتیں آگئی ہیں اور علل و شواہد کا خزانہ ہے، محمد بن قاسم انباری نے بسط و تفصیل کے ساتھ ہر ایسے لفظ پر کلام کیا ہے جو متضاد معنی کو شامل ہے، اشعار عرب، احادیث و آیات کے شواہد بکثرت بیان کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں اکثر مقامات پر احادیث و آیات کی بہترین تشریحات بھی آگئی ہیں۔

مصنف نے مقدمہ میں اپنی کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے۔

وقد جمع قومٌ من اهل اللغة الحروف المتضادة، وصنفوا في احصائها كتباً، نظرت فيها فوجدت كل واحدٍ منهم أتى من الحروف بجزءٍ، واسقط منها جزءًا، واكثرهم أمسك عن الاعتلال لها، فرأيتُ ان أجمعها في كتابنا هذا على حسب معرفتي ومبلغ علمي ليستغني كاتبه والناظر فيه عن الكتب القديمة المؤلفة في مثل معناه، اذ اشتمل على جميع ما فيها ولم يعدم منه زيادةُ الفوائد وحسن البيان واستيفاء الاحتجاج واستقصاءُ الشواهد (ص ۱۳)

نیز مصنف نے مقدمہ میں اضداد کے بارے میں بڑی قیمتی معلومات درج کی ہیں، کہنا چاہیئے کہ یہ مقدمہ اس کتاب کی جان ہے۔

چند مفید اقتباسات | اس کے کچھ ٹکڑے ہم افادیت کے خیال سے یہاں نقل کرتے ہیں۔ مصنف حمد وصلوٰۃ کے بعد اس سلسلہ میں معترضین کے اعتراضات اور ان کے جوابات لکھتے ہیں:۔

ويظن اهل البدع والزيغ والازراء بالعرب، ان ذلك كان منهم لنقصان حكمتهم، وقلة بلاغتهم، وكثرة الالتباس فى محاوراتهم، وعند اتصال مخاطباتهم، فيسألون عن ذلك ويحتجون بان الاسم منبئ عن المعنى الذى تحته ودالٌّ عليه ومُوضح تاويله، فاذا اعتور اللفظة الواحدة معنيان مختلفان لم يعرف المخاطَب ايّهما اراد المخاطِب (ص۱) ويبطل بذلك معنى تعليق الاسم على المسمى، فاجيبوا عن هذا الذى ظنوه وسألوا عنه بضروب من الاجوبة احدهن أنّ كلام العرب يصحح بعضه بعضًا ويرتبط اوله بآخره، ولا يعرف معنى الخطاب منه إلا باستيفائه واستكمال جميع حروفه، فجاز وقوع اللفظة على المعنيين المتضادين لانها يتقدمها و يأتى بعدها ما يدل على خصوصية احد المعنيين حروف الآخر، ولا يراد بها فى حال التكلم والاخبار إلا معنى واحدٌ (ص۲)

اس کے بعد اشعار وآیات سے اس کی متعدد دلیلیں بیان کی ہیں، پھر لکھا ہے،

ويجرى حروف الاضداد مجرى الحروف التى تقع على (ص۳) المعانى المختلفة، و ان لم تكن متضادة فلا يُعرف المعنى المقصود منها إلا بما يتقدم الحرف و يتاخر بعده مما يوضح تاويله (ص۴)

پھر لکھا ہے۔

وهذا الضرب من الالفاظ هو القليل الظريف فى كلام العربية واكثر كلامهم يأتى على ضربين آخرين، احدهما ان يقع اللفظان المختلفان على المعنيين المختلفين كقولك الرجل والمرأة، والجمل والناقة، واليوم والليلة وقام وقعد

وتکلم وسکت، وهذا هو الکثیر الذی (لا یحاط به) والضرب الآخر أن یقع اللفظتان المختلفان علی المعنی الواحد کقولک البر والحنطة، والعیر والحمار، والذئب (ص۷)، والسید، وجلس وقعد، وذهب ومضی قال ابو العباس عن ابن الاعرابی: کل حرفین اوقعتهما العرب علی معنی واحدٍ فی کل واحدٍ منهما معنی لیس فی صاحبه ربما عرفناه فاخبرنا به، وربما غمض علینا فلم نلزم العرب جهله، وقال الاسماء (ص۸) کلها لعلةٍ خصت العرب ما خصت منها من العلل ما نعلمه ومنها ما نجهله

اس کے بعد ابن الاعرابی کے قول کی توضیح کرتے ہوئے مصنف نے مکہ، بصرہ، کوفہ، الانس، بہیمہ، کی علت بیان کی ہے پھر لکھا ہے:۔

فان قال لنا قائل لای علة سُمّی الرجل رجلا، والمرأة امرأةً والموصل موصلا ودعد دعدا (ص۸) قلنا لعلل علمتها العرب وجهلناها، او بعضها فلم تزل عن العرب حکمةُ العلم بما لحقنا من غموض العلة وصعوبة الاستخراج علینا وقال قطرب انما اوقعت العرب اللفظتین علی المعنی الواحد علی اتساعهم فی کلامهم کما زاحفوا فی اجزاء الشعر، لیدلوا علی ان الکلام واسع عندهم وان مذاهبه لا تضیق علیهم عند الخطاب والاطالة والاطناب وقول ابن الاعرابی هو الذی نذهب الیه للحجة التی دللنا علیها، والبرهان الذی اقمناه فیه، وقال آخرون: اذا وقع الحرف علی معنیین متضادین فالاصل لمعنی واحدٍ، ثم تداخل الاثنان علی جهة الاتساع (ص۸)

اس کے بعد اس کی متعدد مثالیں بیان کی ہیں اور اشعار و آیات سے اس قول کی توثیق کی ہے۔ آگے چل کر لکھا ہے:۔

وقال آخرون: اذا وقع الحرف علی معنیین متضادین فمحال ان یکون العربی اوقعه علیهما بمساواة منه بینهما، ولکن احد المعنیین لحیّ من العرب، والمعنی

الآخر لحيٍّ غيرہ، ثمّ سمع بعضهم لغة بعض فاخذ هولاء عن هولاء وهولاء عن هولاء قالوا فالجون الابيض فى لغة حيٍّ من العرب، والجون الأسود فى لغة حيٍّ آخر (ص۱۱) ثم اخذ احد الفريقين من الآخر كما قالت قريش حَسِبَ يحسِبُ.

پھر کسائی کا قول نقل کیا ہے کہ حسِب عرب کی ایک قوم کا اپنا لفظ ہے اور یحسِبُ دوسرے کی زبان ہے جسے انھوں نے سنکر استعمال کیا اور کسائی کی توثیق میں فراء کا بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے بعض عرب کو فضِل یفضُل کہتے ہوئے سُنا ہے حالانکہ یفعُل فعِل کا مضارع نہیں آتا اس لئے فضِل ایک قوم کا محاورہ ہے اور یفضُل دوسری قوم کی زبان ہے جسے انھوں نے سنکر استعمال کیا۔

ہم نے مذکورہ بالا طول طویل عربی عبارتوں کا ترجمہ اس لئے نہیں لکھا کہ یہ خالص علمی اور فنی باتیں ہیں اہل علم وفن کو ترجمہ کی ضرورت نہیں اور جن کا یہ موضوع نہیں ہے اُن کے لئے ترجمہ بیکار ہے۔

امام محمد بن قاسم انباری کے نزدیک جیسا کہ انھوں نے لکھا ہے حروف اضداد بہت کم ہیں وهذا الضرب هو القليل الظريف فى كلام العرب (ص۲) انھوں نے اپنی کتاب میں جو ایسے حروف درج کئے ہیں اور اُن کے متضاد معنوں پر دلالت کے دلائل وسوائد اور علل قرآن واحادیث اور اشعار عرب بیان کئے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔

(ا) ۱۳ حروف، (ب) ۱۶، (ت) ۵، (ث) ۳، (ج) ۱۱، (ح) ۱۷، (خ) ۱۳، (د) ۲، (ذ) ۲، (ر) ۱۹، (ز) ۸، (س) ۱۸، (ش) ۱۵، (ص) ۱۱، (ض) ۷، (ط) ۹، (ظ) ۲، (ع) ۲۳، (غ) ۸، (ف) ۱۸، (ق) ۱۷، (ک) ۵، (ل) ۵، (م) ۸، (ن) ۱۷، (ه) ۷، (و) ۷، (ی) ۱۔

ایڈیٹر برہان سے خط وکتابت کا پتہ

مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم۔اے
علی منزل۔ ڈگی روڈ
علی گڈھ۔ یوپی